S.S.A. 2015-16(FREE)

وہ مجھ پر حملہ کرے مجھے ہی یہاں سے بھاگ جانا چاہیے۔ باگھ نے ایسا سوچا اور جھٹ پٹ وہاں سے دُم دبا کر بھاگ چلا۔

اسی گاؤں میں ایک دُھوبی رہتا تھا۔ بارش کی وجہ سے اس کا گدھا بھی گھر سے غائب تھا۔ دھوبی کو تلاش کرتے کرتے شام ہوگئی۔ وہ مایوس ہو کر گھر واپس ہو ہی رہا تھا کہ اندھیرا چھا گیا۔ تھکا ہارا دھیرے دھیرے وہ ہاتھ میں ڈنڈا لیے واپس آ ہی رہا تھا کہ گاؤں کے تالاب کے کنارے اسے کوئی جانور پانی پیتا ہوا محسوس ہوا۔

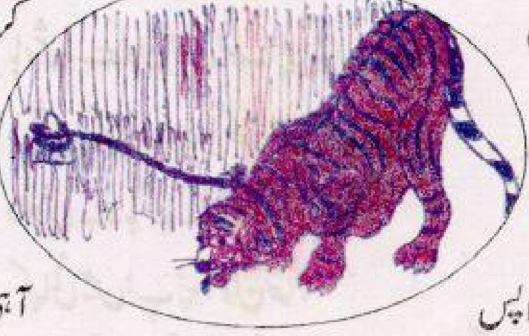

دھوبی نے سمجھا کہ میرا گدھا ہی پانی پی رہا ہے۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ، اس کے قریب جا کر اُسے بے تحاشہ ڈنڈا مارنے لگا۔ مگر جو جانور پانی پی رہا تھا وہ دھوبی کا گدھا نہیں تھا بلکہ وہی باگھ تھا۔ باگھ یہ دیکھتے ہی گھبرا گیا اور دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ شاید یہی ٹپ ٹپوا ہے۔ اب اس نے سوچا کہ بھلائی اسی میں ہے کہ ٹپ ٹپوا جو کہے کرتے جاؤ۔

غصے میں دھوبی نے باگھ کا کان پکڑ کر کہا چلو گھر۔ میں تمھارا کچومر نکال دوں گا اور اس کا کان پکڑ کر اندھیرے میں گھر لے آیا اور ایک کھونٹے سے باگھ کو باندھ کر سو گیا۔

صبح جب لوگوں نے دیکھا کہ دھوبی کے گھر کھونٹے سے ایک باگھ بندھا ہوا ہے تو ان لوگوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

☆☆☆☆

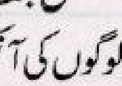

پڑھیے اور سمجھیے:

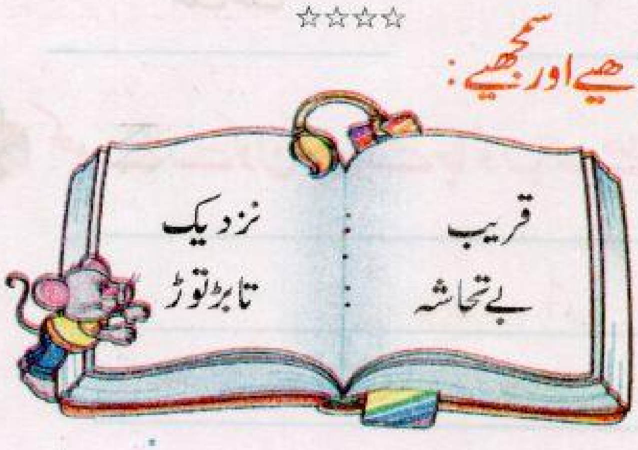

مشق

سوچئے اور جواب دیجئے:

بارش سے کون کون لوگ پریشان تھے؟

بارش کے ڈر سے باگھ کہاں چھپا تھا؟

دھوبی نے باگھ کے ساتھ کیا کیا؟

کہانی میں ٹپ ٹپوا کون تھا؟

ٹپ ٹپوا کی کہانی سے آپکو کیا سبق ملتا ہے؟ لکھیے

پانی کے ٹپکنے کی آواز ٹپ ٹپ ہوتی ہے۔

نیچے دیئے گئے لفظوں کو دیکھیے اور بتائیے کہ یہ آوازیں کب سنائی دیتی ہیں؟

گھڑ گھڑ ________　　بھن بھن ________

بھک بھک ________　　تڑ تڑ ________

ٹھک ٹھک ________　　چر چر ________

کھونٹے سے کون کون سے جانور باندھتے ہیں؟

____

____

____

نیچے دیئے گئے الفاظ سے جملے بنائیے۔

دادی ....

کہانی ....

باگھ ....

کچومر ....

کدھا ....

دیئے گئے ٹکڑوں کے استعمال سے جملہ مکمل کیجیے۔

دم دبا کر بھاگنا ....

آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جانا ....

اندھیرا چھانا ....

آؤ دیکھا نہ تاؤ ....

آپ نے اپنی دادی اماں سے بہت سی کہانیاں سنی ہونگی، کوئی ایک کہانی درجہ میں سنائیے۔

سبق : ۱۱

بھائی بھلکڑ

دوست ہیں اپنے بھائی بھلکڑ
ساری باتیں اُن کی گڑ بڑ
راہ چلیں تو رستہ بھولیں
بس میں جائیں بستہ بھولیں
ریل میں جب یہ حضرت بیٹھے
پہنچے چار اسٹیشن آگے
ٹوپی ہے تو جوتا غائب
جوتا ہے تو موزہ غائب
پیالی میں ہے چمچہ اُلٹا
پھیر رہے ہیں کنگھا اُلٹا
کام ہے اُن کا سارا اُلٹا
پہنے ہیں پاجامہ اُلٹا
لوٹ پڑیں گے چلتے چلتے
چونک اٹھیں گے بیٹھے بیٹھے
سودا لے کر دام نہ دیں گے
دام دیئے تو چیز نہ لیں گے

(شان الحق حقی)

S.S.A. 2015-16(FREE)

پڑھیے اور سمجھیے:

بھلکڑ	:	زیادہ بھولنے والا
دام دینا	:	قیمت دینا، پیسے ادا کرنا
سودا لینا	:	بازار سے چیز خریدنا
بستہ	:	کتابوں کا تھیلا (بیگ)

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

شاعر نے دوست کو بھائی بھلکڑ کیوں کہا ہے؟

نظم پڑھ کر بھائی بھلکڑ کی صرف چار باتیں لکھیے؟

کیا آپ بھائی بھلکڑ بننا پسند کریں گے؟

آپ گھر کا کون کون سا سودا خریدتے ہیں؟

سڑک پر ہمیں کس طرف چلنا چاہیے؟

کیا آپ بھی بھولتے ہیں اگر ہاں تو آپ نے اپنی کون سی چیز بھلادی ہے لکھیے؟

....

....

....

....

S.S.A. 2015-16(FREE)

خالی جگھوں کو پر کیجیے:

راہ چلیں تو.......... بھولیں   بس.......... جائیں تو بستہ بھولیں

ٹوپی ہے تو.......... غائب   .... ہے تو موزہ

سودا لے کر.......... نہ دیں گے   دام دیئے تو.......... نہ لیں گے

مثال دیکھ کر جملہ پورا کیجیے:

مثال: دوست ہیں اپنے بھائی بھلکڑ۔ بھائی بھلکڑ اپنے دوست ہیں

پیالی میں ہے چمچہ الٹا ....

پھیر رہے ہیں کنگھا الٹا ....

کام ہے ان کا سارا الٹا ....

پہنے ہیں پاجامہ الٹا ....

دیئے گئے الفاظ سے جملہ بنائیے:

ٹوپی ....

پیالی ....

سودا ....

جوتا ....

اسٹیشن ....

ہم ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔

مثال: جوتا۔موزہ

سوئی ....

پیالی ....

سر ....

کرتا ....

مثال دیکھ کر الٹے معنی والے لفظ لکھیے:

مثال: دوست۔دشمن

جانا ....

بولنا ....

آگے ....

الٹا ....

برائے مطالعہ

کس دن آؤں؟

کسی شہر میں ایک رنگریز رہتا تھا۔ اس کا نام عدنان تھا، اس نے رنگائی کی چھوٹی سی دُکان کھول رکھی تھی۔ اس کی رنگائی کو دیکھ کر سبھی اس کی تعریف کرتے تھے۔ دھیرے دھیرے اس کی دُکان چل نکلی۔ عدنان کی تعریف سن کر اسی شہر کے ایک سیٹھ کو اس سے جلن ہونے لگی۔ لہٰذا وہ عدنان کو پریشان کرنے کی غرض سے ایک دن کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر عدنان کی دُکان میں جا پہنچا۔ دروازے کے اندر داخل ہوتے ہی سیٹھ نے بلند آواز سے عدنان کو پکارا۔

عدنان جیسے ہی باہر آیا تو سیٹھ نے اُسے کپڑا دیتے ہوئے کہا کہ میں نے تمھاری بہت تعریف سنی ہے، اس لیے میں خود تمھارے پاس آیا ہوں۔ ذرا میرا یہ کپڑا رنگ دو۔

عدنان نے پوچھا، کس رنگ میں رنگ دوں؟ سیٹھ نے کہا، رنگوں کے بارے میں میری کوئی خاص پسند تو نہیں ہے لیکن مجھے سبز، پیلا، سفید، لال نارنگی، نیلا، کالا اور بیگنی رنگ قطعی اچھے نہیں لگتے۔

عدنان نے جواب دیا، سمجھ گیا، اچھی طرح سمجھ گیا۔ میں ضرور آپ کی پسند کی رنگائی کر دوں گا۔

عدنان نے سیٹھ کا منصوبہ بھانپتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کپڑا لے لیا۔ سیٹھ نے خوش ہو کر کہا: اچھا! تو میں لینے کے لیے کس دن آؤں؟ کپڑے کو الماری میں بند کر کے عدنان نے اس میں تالا لگا دیا اور سیٹھ سے بولا، اسے لینے کے لیے سوموار، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ، سنیچر اور اتوار کو چھوڑ کر کسی بھی دن آ سکتے ہیں۔ سیٹھ نے سمجھا کہ اس کی چال اُلٹی پڑ چکی ہے۔ اس لیے بھلائی یہاں سے کھسک جانے میں ہی ہے۔ پھر اس سیٹھ کو دوبارہ عدنان کی دُکان میں آنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

بری صحبت

فرحان ایک ہونہار اور ذہین بچہ ہے۔ وہ اپنے والدین کا کہنا مانتا ہے۔ پابندی سے روزانہ اسکول جاتا ہے اور سبق بھی محنت سے یاد کرتا ہے۔ دیئے گئے ہوم ورک بھی پابندی سے پورا کرتا ہے۔ اس لیے گھر سے اسکول تک کے سبھی حضرات اس سے خوش رہتے ہیں۔ سبھی اس کو بہت پیار کرتے ہیں۔

کچھ دنوں سے فرحان کے ماسٹر صاحب اس کے اندر کچھ تبدیلی محسوس کر رہے ہیں۔ وہ نہ وقت پر اسکول جاتا ہے اور نہ اپنا سبق ہی یاد کرتا ہے۔ ہوم ورک بھی بنا کر نہیں لا رہا ہے۔

ایک دن ماسٹر صاحب نے فرحان کو بلا کر اس کی بے پروائی کا سبب پوچھا۔ مگر اس نے بہانہ بنا دیا۔ پہلے تو ماسٹر صاحب نے ہلکے پھلکے انداز میں فرحان کو سمجھایا مگر اس پر ماسٹر صاحب کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اب ماسٹر صاحب نے فرحان کو تھوڑی سختی بھی کرنا شروع کر دی۔ مگر ماسٹر صاحب کو اس پر بہت افسوس ہوا کہ اتنا اچھا لڑکا آخر کیوں اس طرح غلط راستے پر چل رہا ہے اور میری نصیحت کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو پا رہا ہے؟ مگر ماسٹر صاحب بھی کب ہار ماننے والے تھے۔ انھوں نے ہر حال میں اس کی اصلاح کرنے کی ٹھان لی۔ اس لیے فرحان کے رپورٹ فارم پر ساری شکایتیں لکھ دیں اور اس کے ماں باپ کو ملنے کی ہدایت کر دی۔ فرحان کے والد شبلی نہایت شریف اور بااخلاق انسان ہیں۔ شہر کے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں۔ یعنی شہر کے باعزت

لوگوں میں ان کا ایک مقام ہے شروع سے ہی ان کی کوشش رہی کہ فرحان اچھا بچہ بنے اور خوب پڑھ لکھ کر ایک بڑا آدمی بن سکے۔ لیکن جب ان کو اسکول سے یہ شکایت ملی تو انہیں بہت فکر ہوگئی۔ دوسرے ہی دن وہ اسکول پہنچ گئے۔ ماسٹر صاحب نے فرحان کی تمام باتیں اُن کے سامنے رکھ دیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اب تو فرحان اسکول سے بھی غائب رہنے لگا۔ ماسٹر صاحب نے ان کے والد کو بتایا کہ فرحان کے بگڑنے کی اصل وجہ اظہر نام کے ایک لڑکے سے دوستی ہے۔ اظہر کے گھر کا ماحول بھی ٹھیک نہیں ہے۔ ان کے والد نے کہا: ''ماسٹر صاحب! آپ ہی کچھ کر سکتے ہیں۔ مجھے تو اپنے کاموں سے فرصت نہیں ہے۔

لہٰذا ماسٹر صاحب نے فرحان کو سیدھے راستے پر لانے کے لئے ایک ترکیب سوچی۔ دوسرے دن جب فرحان اسکول آیا تو ماسٹر صاحب نے اسے کچھ آم دیئے اور اُسے آلماری میں رکھنے کو کہا۔ فرحان نے ایسا ہی کیا۔ دوسرے دن ماسٹر صاحب نے فرحان سے وہ آم الماری سے نکال کر لانے کو کہا اور پھر اسے ٹھیک سے دیکھنے کو کہا کہ کوئی آم خراب تو نہیں ہوا۔ اب ماسٹر صاحب نے ایک سڑا ہوا آم ان سب آموں کے ساتھ ملا کر فرحان کو سارے آموں کو پھر سے الماری میں رکھ دینے کو کہا۔ تیسرے دن فرحان جب اسکول آیا تو ماسٹر صاحب نے پھر سارے آموں کو نکال لانے کے لیے کہا۔ فرحان نے جیسے ہی الماری کھولی تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس میں کئی آم سڑ گئے ہیں اور ان سے بدبو بھی آرہی ہے۔

فرحان نے ماسٹر صاحب سے کہا کہ سر! کل تو سبھی آم ٹھیک تھے آج وہ کیسے سڑ گئے؟

ماسٹر صاحب تو یہی چاہتے تھے۔ اب ان کو موقع مل گیا تھا۔ انہوں نے فرحان کو سمجھایا کہ کل میں نے سبھی اچھے آموں کے ساتھ ایک سڑا ہوا آم ملا کر رکھوادیا تھا، جس کی وجہ سے یہ سارے آم سڑ گئے۔ جب تک سب آم اچھے تھے اس میں کوئی آم نہیں سڑا۔ لیکن ایک خراب آم ملا دینے سے اس کا اثر دوسرے آموں پر پڑا تو وہ دوسرے اچھے آم بھی سڑنے لگے۔

اسی طرح جو بچّے اچھے بچّوں کے ساتھ رہتے ہیں اچھے رہتے ہیں لیکن جیسے ہی اس کی صحبت برے لوگوں کے ساتھ ہونے لگتی ہے۔ وہ بھی دھیرے دھیرے برے ہونے لگتے ہے۔ لہذا ہم لوگوں کو اچھی صحبت میں رہنا چاہئے۔ کیوں کہ نیک لوگوں کی صحبت سے انسان اچھے بنتے ہیں۔ برے لوگوں کی صحبت سے انسان برے ہو جاتے ہیں۔

ماسٹر صاحب کی یہ باتیں فرحان کو سمجھ میں آگئیں اور آئندہ اس نے برے لوگوں کی صحبت سے دور رہنے کا وعدہ کرلیا۔

ان باتوں سے ماسٹر صاحب کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا اور انھوں نے فرحان کو گلے لگا کر بہت ساری دعائیں دیں اور اس طرح فرحان پھر سے ایک اچھا بچہ بن گیا۔

☆☆☆

پڑھیے اور سمجھیے:

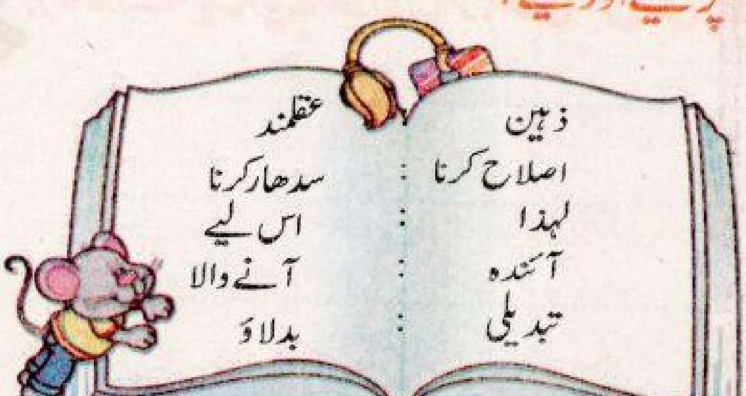

ذہین	:	عقلمند
اصلاح کرنا	:	سدھار کرنا
لہذا	:	اس لیے
آئندہ	:	آنے والا
تبدیلی	:	بدلاؤ

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

فرحان کیسا بچہ تھا؟

فرحان میں کون سی تبدیلیاں آگئی تھیں؟

فرحان سیدھے راستے پر کیسے آیا؟

ایسے پانچ الفاظ لکھیے جس میں 'ٹ' کا استعمال ہوا ہو۔ جیسے ڈاکٹر

....

"ہاں" یا "نہیں" میں جواب دیجیے:

فرحان کے والد کا نام شوکت تھا۔ ______

ماسٹر صاحب کی الماری میں آم رکھے تھے ______

اچھی صحبت سے انسان اچھا بنتا ہے ______

فرحان کے والد ایک بد اخلاق انسان تھے ______

ہر خانہ سے ایک ایک لفظ نکال کر جملہ کی شکل میں لکھیے:

....

....

....

....

....

اسکول میں پڑھائی کے دوران استعمال میں آنے والی چیزوں کے نام لکھیے۔

صحیح پر (✓) اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیے۔

ہمیں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔

ہوم ورک بنا کر نہیں لے جانا چاہیے۔

اپنے ماسٹر صاحب کا احترام کرنا چاہیے۔

ماں باپ کا کہنا ماننا چاہیے۔

دل لگا کر پڑھنا چاہیے۔

صبح سویرے نہیں اٹھنا چاہیے۔

روزانہ غسل نہیں کرنا چاہیے۔

وقت پر کھانا نہیں کھانا چاہیے۔

روزانہ ورزش کرنی چاہیے۔

ابو جان جب بچّے تھے

ابو جان جب بچّے تھے ان سے اکثر پوچھا جاتا تھا۔ بڑے ہو کر تم کیا بننا چاہتے ہو؟۔ ابو جان کے پاس جواب ہمیشہ تیار ہوتا۔ مگر ان کا جواب ہر بار الگ الگ ہوتا تھا۔

شروع میں ابو جان چوکیدار بننا چاہتے تھے۔ انھیں جاگنا بہت اچھا لگتا تھا کہ جب سارا شہر سوجاتا سوتا ہے تو چوکیدار جاگتا ہے۔ انھیں یہ سوچنا بھی اچھا لگتا تھا کہ جب ہر کوئی سویا ہوا ہو وہ خوب شور مچائے انھیں پورا یقین تھا کہ بڑے ہو کر وہ چوکیدار ہی بنیں گے۔ لیکن ایک دن اپنے چمک دار ٹھیلے کے ساتھ ایک آئس کریم والا آ گیا۔

بھئی واہ! ابو جان آئس کریم والا بنیں گے۔ وہ ٹھیلے کو لے کر گھوم سکتے ہیں جتنا دل چاہے اتنی آئس کریم بھی کھا سکتے ہیں۔ ابو جان نے سوچا میں ایک آئس کریم بیچوں گا ایک خود بھی کھاؤں گا۔ چھوٹے بچوں کو تو میں مفت میں آئس کریم دیا کروں گا۔

جب ابو جان کے ماں باپ نے سنا کہ وہ آئس کریم بیچنے والا بننا چاہتے ہیں تو انہیں بہت حیرانی ہوئی۔ انھیں یہ بات بہت مزیدار لگی اور وہ لوگ خوب ہنسے۔ مگر ابو جان اسی بات پر اڑے رہے کہ وہ یہی کام کریں گے۔

پھر ایک دن ریلوے اسٹیشن پر ابو جان نے ایک عجیب آدمی کو دیکھا۔ یہ آدمی انجنوں اور ڈبوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ لیکن یہ ڈبے اور انجن کھلونے نہیں بلکہ اصلی تھے۔ کبھی وہ پلیٹ فارم پر اچھل کر آجاتا تو کبھی ڈبوں کے نیچے چلا جاتا جیسے وہ کوئی بہت عجیب اور مزیدار کھیل کھیل رہا ہو۔

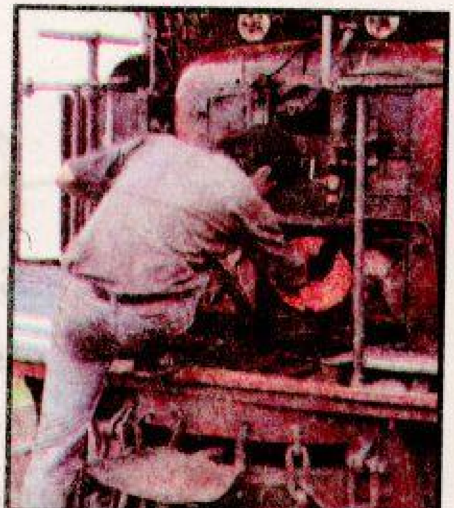

ابو جان نے پوچھا۔ یہ کون ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ شفٹنگ کرنے والا ہے۔

شفٹنگ کسے کہتے ہیں؟

جب ریل گاڑی اپنا سفر پورا کر لیتی ہے تو اسے اگلے سفر کے لیے تیار کرنا ہوتا ہے۔ ریل گاڑی کی صاف صفائی کرنی پڑتی ہے۔ انجن کو گھما کر ڈیزل وغیرہ سے بھرنا پڑتا ہے۔ اگر بجلی کی گاڑی ہے تو اسے لائن کی جانچ پڑتال کرنی پڑتی ہے۔ اسے ہی شفٹنگ کہتے ہیں۔ ابو جان کو بتایا گیا۔

ابو جان نے کہا میں شفٹنگ کرنے والا اور آئس کریم بیچنے والا دونوں بنوں گا۔ ان کے ماں باپ گھبرائے اور پوچھا تم دونوں کام کیسے کرو گے؟

ابو جان نے جواب دیا۔ صبح میں آئس کریم بیچوں گا اس کے بعد میں اسٹیشن جا کر ڈبوں کی شفٹنگ کروں گا۔ یہ سن کر وہاں کھڑے کچھ لوگ ہنسنے لگے۔ ابو جان سوچنے لگے کہ لوگ میری باتوں پر کیوں ہنسے؟ اچانک ابو جان کو یہ بات سمجھ میں آگئی کہ روز روز ارادہ نہیں بدلنا چاہیے۔ لہذا انہوں نے آخر میں سوچا کہ میں کیوں نہ ایک اچھا انسان بنوں۔ اور یہی بات سب سے اچھی ہے کہ آدمی کو پہلے انسان بننا چاہیے۔

☆☆

پڑھیے اور سمجھیے۔

چوکیدار	: پہرہ دینے والا
پلیٹ فارم	: اسٹیشن پر جہاں ریل گاڑی کھڑی ہوتی ہے
شفٹنگ	: انجن کو ادھر ادھر گھمانا

سوچیے اور جواب دیجیے:

ابو جان نے جتنے کام سوچے ان میں سے تمھیں سب سے دلچسپ کام کون سا لگا؟

کیا آپ سے بھی گھر میں پوچھا جاتا ہے کہ بڑے ہو کر کیا بننا ہے؟

ابو جان نے آخر کیا بننا پسند کیا؟

درج ذیل لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

ہوشیار ....

چوکیدار ....

مشکل ....

ریل گاڑی ....

آئس کریم ....

نیچے دیے گئے لفظوں کے الٹے معنی والے لفظ لکھیے۔

جیسے: ہنسا .... رونا

الٹا : ....

گورا : ....

بھاری : ....

جاگنا : ....

اس طرح کی دوسری کہانی اگر آپ جانتے ہوں تو درجہ میں سنائیے۔

گاجر کی شادی

چھوٹی سی گاجر چلی ہے سسرال
کپڑے وہ پہنے ہوئے ہے لال لال

شلجم چچا ہیں تو مولی ہے خالا — آلو ہے اس کے بھائی کا سالا
بھائی ٹماٹر بھنڈی ممانی — ٹیڑھی کمر کی لوکی ہے نانی

رو رو کے سب کا ہوا ہے برا حال
چھوٹی سی گاجر چلی ہے سسرال

کالا کلوٹا بینگن ہے دولھا — جیسے سدا ہی جھونکا ہو چولھا
گردن میں ڈالے پھولوں کا گجرا — مارے خوشی کے ہے پھولا پھولا
شادی مبارک بولا کریلا — بھائی چچنڈا ہے اینٹھا اینٹھا

گوبھی کے سر پر ہے برفی کا تھال
چھوٹی سی گاجر چلی ہے سسرال

☆☆☆☆

پڑھیے اور سمجھیے:

سسرال	:	شوہر اور اس کے ماں باپ کا گھر
سالا	:	بیوی کا بھائی
ممانی	:	ماموں کی بیوی
گجرا	:	پھولوں کا ہار
تھال	:	سینی
برفی	:	ایک قسم کی مٹھائی

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

چھوٹی سی گاجر کہاں چلی ہے؟

وہ کیسا کپڑے پہنے ہوئے ہے؟

دولھا کون بنا ہے؟

گاجر کس رنگ کا ہوتا ہے؟

تم نے کون کون سی ترکاریاں کھائی ہیں؟

S.S.A. 2015-16(FREE)

خالی جگہوں کو پر کیجیے:

شلجم...... ہیں تو...... ہے خالا   آلو ہے اس کے...... کالا

بھائی...... بھنڈی......   ٹیڑھی...... والی...... ہے نانی

انھیں بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

گاجر   شلجم   مولی   کریلا   آلو

....

بھنڈی   کدو   ٹماٹر   چچنڈا   بیگن

....

اس نظم میں جن سبزیوں کے نام آئے ہیں ان کی تصویریں جمع کر کے اپنی کاپی میں چپکائیے۔

☆☆☆

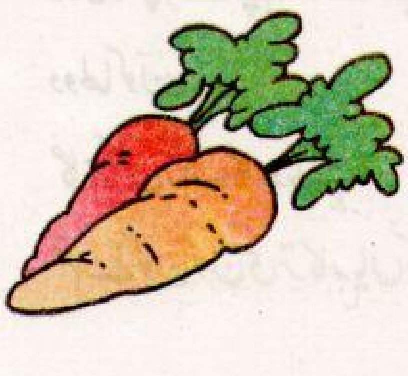

وطن دوست، مولانا مظہر الحق ؒ

جب کسی قوم کو بیدار کرنا ہو، تو اس کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس قوم کو، ان لوگوں کی زندگی کا مطالعہ کرنے کی طرف راغب کیا جائے، جنہوں نے دنیا میں ایثار اور قربانی کی مثالیں پیش کی ہوں، مولانا مظہر الحق اپنے وطن عزیز ہندوستان کے گنے چنے لوگوں میں تھے، جن پر زمانہ بجاطور پر فخر کرسکتا ہے، انہوں نے اپنی ساری زندگی قومی بیداری اور قومی ایکتا کے لئے وقف کر دی تھی۔ ہندوستان کی سیاست میں شرافت، صداقت اور فقیری کا لفظ آنجہانی موہن داس کرم چند گاندھی کے نام کے بعد مولانا مظہر الحق کا نام لیا جاتا ہے۔

عظیم آباد (پٹنہ) ضلع کے منیر شریف سے کچھ دور ''بہہ پورا'' نامی گاؤں میں ۲۲ر دسمبر ۱۸۶۶ء کو مولانا مظہر الحق صاحب کی پیدائش ہوئی تھی۔ ان کے والد ماجد کا نام شیخ احمد اللہ تھا، جو ایک اوسط درجہ کے زمیندار تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کی سرپرستی میں حاصل کی۔ بہہ پورا مڈل اسکول سے کامیاب ہوکر پٹنہ کالیجیٹ ہائی اسکول میں داخلہ لیا اور وہاں سے میٹرک امتیازی نمبروں سے پاس کیا اور پٹنہ کالج میں آئی اے میں داخلہ لیا۔ وہاں سے پاس کرنے کے بعد کنگ کالج لکھنؤ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی، بیرسٹری کی تعلیم کے لئے برطانیہ (لندن) گئے، اور بیرسٹری کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ لندن میں ''انجمن اسلامیہ'' کی بنیاد ڈالی تا کہ دنیا کے مسلمان آپس میں متحدہ ہوکر غریبوں کی تعلیمی اور معاشی خوشحالی کے لئے جدوجہد کرسکیں، وہی انجمن، فروغ پاکر ''پان اسلامک سوسائٹی'' کے نام سے مشہور ہوئی۔

مولانا مظہر الحق صاحب ایک گورے چٹے خوبصورت آدمی تھے۔ داڑھی مونچھ صاف، اور سوٹ میں

ملبوس دیکھ کر ہر شخص انہیں انگریز ہی سمجھنے لگتا تھا۔ انہوں نے ۱۹۰۰ء میں صوبہ بہار کے مشہور ضلع سیوان کے ''فرید پور'' نامی گاؤں میں ''آشیانہ'' نام کی اپنی ایک رہائش گاہ تعمیر کرائی تھی۔ ''آشیانہ'' کو ملک کے مشہور رہنماؤں یعنی گاندھی جی، پنڈت موتی لال نہرو، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، سروجنی نیڈو، ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور پنڈت مدن موہن مالویہ جیسے حضرات کی میزبانی کا شرف حاصل رہا ہے۔ ہمارے پہلے صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرساد کا تو ''آشیانہ'' گھر آنگن ہی تھا۔ ۱۸۹۱ء میں مولانا موصوف لندن سے اپنے وطن ہندوستان لوٹے، پہلے کلکتہ اور بعد میں پٹنہ میں بیرسٹری شروع کی اور مسٹر حسن امام بیرسٹر کے ہمراہ ملک کو آزاد کرانے کی سرگرمیوں میں دلچسپی لینے لگے۔ وہ کئی زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی، انگریزی اور فرانسیسی پر پورا عبور رکھتے تھے اور کتابوں کے مطالعہ میں رات کا وقت صرف کرتے تھے۔ انہیں باغبانی کرنے، نئی نسل کے کتوں کو پالنے، قسم قسم کے پرندوں کو جمع کرنے اور ان پر تحقیق کرنے میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔

انہوں نے گاندھی جی کے ''قومی تعلیمی پالیسی'' کو کافی تقویت بخشی۔ بہار نیشنل کالج (بی این کالج) اور بہار ودیاپیٹھ کے بانیوں میں مولانا موصوف کا نام سرفہرست ہے۔ انہوں نے پٹنہ میں اپنے باغ کے طویل حصہ میں ''صداقت آشرم'' کی بنیاد ڈالی، جو اس وقت سے آج تک قومی اور فلاحی تحریکوں کا مرکز اور کانگریس پارٹی کا صدر دفتر بنا ہوا ہے۔ مولانا موصوف نے انگریزی میں ''مدر لینڈ'' اخبار بھی نکالا تھا اور ایک ''صداقت پریس'' بھی قائم کیا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ جسمانی اور روحانی اور قومی خدمات کی صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔ ان کا بنیادی اور اولین مقصد ہندو مسلم اتحاد قائم کرنا تھا، وہ اس کی کامیابی کے لئے دن رات محنت کیا کرتے تھے، وطن عزیز ہندوستان کی آزادی کی والہانہ وابستگی کے سبب انہیں صف اول کے مجاہدین آزادی کی صف میں شامل کیا جاتا ہے۔

۱۹۲۵ء میں اپنی زندگی کے آخری دنوں میں وہ لمبی داڑھی رکھنے لگے، معمولی کھدر کا کُرتا اور پاجامہ پہنتے اور خدا ترسی و پارسائی کے اصولوں پر ہمیشہ کاربند رہتے۔ فرید پور گاؤں (ضلع سیوان) میں اپنے تعمیر کردہ ''آشیانہ'' میں بالکل فقیرانہ زندگی گزارتے اور ساتھ ہی ساتھ قومی و تعلیمی بیداری کے کاموں میں دن رات مصروف رہا کرتے تھے۔

افسوس صد افسوس کہ ۲؍جنوری ۱۹۳۰ء کو وطن دوست عظیم رہنما مولانا مظہر الحق صاحب کا انتقال ہو گیا یعنی ہندو مسلم اتحاد کی وہ شمع گل ہوگئی، پورا ہندوستان اور خاص کر پورا بہار ماتم سرا بن گیا۔ ایسے میں سرفروشان وطن شخصیت کی پیروی کر کے ہم اپنی عزت، حرمت اور وطن کی آزادی کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

(سید اسمٰعیل حسنین نقوی)

1 سوچئے اور جواب دیجئے:

۱۔ قومی رہنماؤں کی سوانح عمری (زندگی کے حالات) پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

۲۔ مولانا مظہر الحق صاحب کی مختصر سوانح حیات آسان اردو میں لکھئے

۳۔ ''آشیانہ'' سے متعلق اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

۴۔ مولانا مظہر الحق صاحب کے کیے گئے کاموں کی فہرست بنایئے

۵۔ ''آشیانہ'' میں کون کون سے قومی رہنما آیا کرتے تھے

S.S.A. 2015-16(FREE)

2. نیچے لکھے لفظوں کے معنی بتائیے:

راغب، فخر، بیداری، وقف، سرپرستی، مطالعہ، صداقت

مالامال، والہانہ، آشرم، آشیانہ، حرمت، اتحاد

3. نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

داخلہ، اوسط، شرافت، ایثار، عظیم آباد، امتیاز، انجمن، ملبوس، میزبانی، گھر آنگن

4. ہندوستان کی آزادی پر دس سطریں لکھیے۔

5. خوش خط لکھیے:

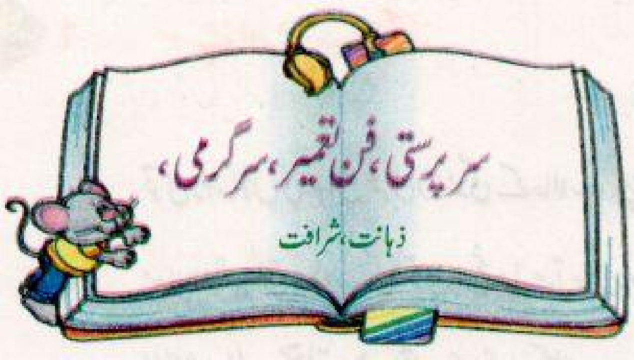

اردو زبان

اردو زباں ہماری — دنیا میں سب سے پیاری
پڑھنے میں بھی ہے آساں — لکھنے میں بھی ہے آساں
میٹھی زبان ہے یہ — کیا خوش بیان ہے یہ
سب اس کو چاہتے ہیں — عظمت کو مانتے ہیں
ایسے حروف ان کے — جن سے حروف مہکے
شاعر نے اس کو چاہا — اوروں نے بھی سراہا
دامن میں اس کے الفت — ہے اپنی شان و شوکت

(ماخوذ)

سبق : ١٦

چوہے کی مزدوری

بہت پہلے کی بات ہے۔ اس وقت دھان نہیں پایا جاتا تھا۔ سب سے پہلے آدمی نے دھان کا پودا ایک تالاب کے بیچ میں دیکھا۔ دھان کی بالیاں جھوم جھوم کر جیسے آدمی کو بلا رہی تھیں۔ لیکن گہرے پانی کی وجہ سے دھان تک پہنچنا مشکل تھا۔ وہ شخص ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ وہیں پر ایک چوہا دکھائی دیا۔ انھوں نے چوہے کو پاس بلایا اور کہا ''چوہا بھائی! تالاب کے بیچ میں دھان کی اُن پیاری بالیوں کو دیکھو، وہ جھوم جھوم کر مجھے بلا رہی ہیں لیکن پانی گہرا ہے۔ اگر تم انھیں ہمارے لیے لا دو تو ہم تمھیں اس کی مزدوری دیں گے۔

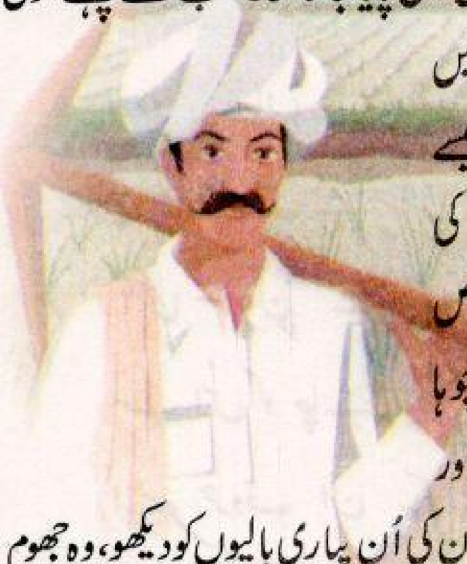

چوہے کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا وہ سر سر تیرتا ہوا گیا اور بالیوں کو دانتوں سے کتر کتر کر کنارے پر لانے لگا۔ تھوڑی دیر میں کنارے پر دھان کی بالیوں کا ڈھیر لگ گیا۔ تب آدمی نے خوش ہو کر کہا چوہا بھائی! تم اس میں سے اپنی مزدوری کا حصہ خود لے لو۔

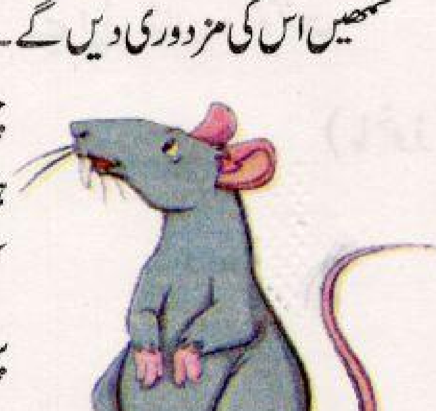

چوہے نے کہا: بھائی میرے! میں ٹھہرا چھوٹی جان۔ میرا سر بھی چھوٹا ہے۔ اپنا

حصہ اس چھوٹے سے سر پر ڈھو کر کیسے لے جاؤں گا۔ اس لیے اچھا تو یہ ہوگا کہ تم یہ پورا دھان اپنے گھر لے جاؤ اور میں تمھارے گھر پر ہی آ کر اپنے حصے کا تھوڑا دھان کھا لیا کروں گا۔

آدمی نے ایسا ہی کیا اور تبھی سے چوہا آدمی کے گھر دھان کھاتا چلا آرہا ہے۔

☆☆☆

پڑھیے اور سمجھیے:

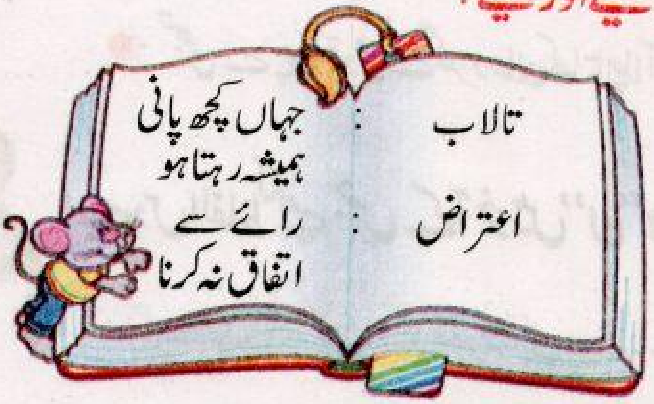

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

- سب سے پہلے آدمی نے دھان کہاں دیکھا؟
- دھان کو تالاب کے کنارے کون لایا؟
- چوہے نے مزدوری کیوں نہیں لی؟
- کھیتوں میں دھان کے علاوہ اور کون کون سی فصل ہوتی ہے؟

فعل کی پہچان کیجیے اور اس پر دائرہ بنائیے:

- دھان کی بالیاں جھوم جھوم کر جیسے آدمی کو بلا رہی تھیں۔
- اگر تم انھیں ہمارے لیے لا دو تو ہم اس کی مزدوری دے دیں گے۔
- چوہے کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا؟۔ وہ سر سر تیر گیا۔
- میں تمھارے گھر پر ہی آ کر اپنے حصے کا تھوڑا سا دھان کھا لیا کروں گا۔
- تبھی سے چوہا آدمی کے گھر دھان کھاتا چلا آ رہا ہے۔

ایسے دس الفاظ لکھیے جس کے آخر میں ''ن'' ہو۔ جیسے دھان۔

....

....

چوہے پر پانچ جملے لکھیے۔

....

....

....

....

S.S.A. 2015-16(FREE)

ایسے الفاظ بنایئے جس میں ''چ'' کو مختلف انداز سے لکھتے ہیں۔

مثال: شروع میں	بیچ میں	آخر میں
چوہا	پہنچنا	بیچ
....	....	....
....	....	....
....	....	....
....	....	....
....	....	....

کمپیوٹر

آج اسکول میں پرنسپل صاحب نے یہ خوش خبری دی۔ ''آپ کے لیے ایک نیا کمرہ تیار کیا گیا ہے۔ اب آپ کو ایک نئے انداز سے پڑھنے کا موقع ملے گا۔ آپ جانتے ہیں یہ نیا کمرہ کس لیے تیار کیا گیا ہے؟'' بچوں نے ایک آواز ہو کر کہا ''کمپیوٹر کے لیے''۔

اس کے بعد بچے اپنی اپنی کلاسوں میں چلے گئے۔ سبھی کو کمپیوٹر روم میں جانے کا بڑا شوق اور انتظار تھا۔ آج ہر کلاس کے بچے باری باری کلاس ٹیچر کے ساتھ اس کمرے میں گئے۔ حنا بھی اپنی میڈم کے ساتھ اس کمرے میں گئی۔ کمرے کے باہر لکھا تھا۔ ''کمپیوٹر لیب'' اور یہ بھی لکھا تھا ''جوتے باہر ہی اتاریے'' بچوں نے اپنے اپنے جوتے اتارے اور کمرے میں داخل ہو گئے۔ بچوں کو دیکھ کر کمپیوٹر کی میڈم بہت خوش ہوئیں۔ انہوں نے پوچھا آپ جانتے ہیں کمپیوٹر لیب کیا ہے؟'' حنا نے کہا ''میڈم میں بتاتی ہوں۔ وہ کمرہ جہاں کمپیوٹر رکھے جاتے ہیں۔'' میڈم نے کہا'' بالکل ٹھیک''۔ بچوں! ہمارے دماغ کی طرح کمپیوٹر کا بھی اپنا دماغ ہوتا ہے۔ اسے سی پی یو (C.P.U.) کہتے ہیں۔ کمپیوٹر کے چار حصے ہوتے ہیں۔

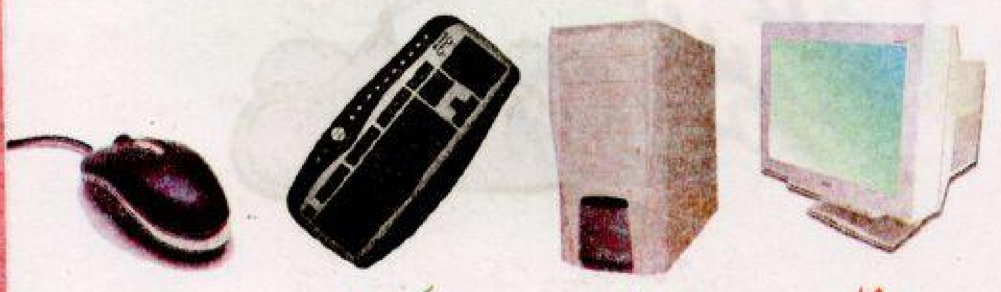

مانیٹر — سی پی یو — کی بورڈ — ماؤس

یہ چاروں حصے مل کر کمپیوٹر کہلاتے ہیں۔ کمپیوٹر خود کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ اس میں معلومات داخل نہ کی جائیں۔

کمپیوٹر سے بہت سے کام لیے جا سکتے ہیں۔ اس کی مدد سے اردو، ہندی، انگریزی، حساب، سائنس اور سماجی علوم جیسے تمام مضامین پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کمپیوٹر کے ذریعے آپ بہت سے کھیل بھی کھیل سکتے ہیں اور دنیا بھر کی معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

کمپیوٹر لیب میں جا کر اور کمپیوٹر کے بارے میں جان کر بچے بہت خوش ہوئے۔

مشق

پڑھیے اور سمجھیے۔

خوش خبری	:	اچھی خبر
انداز	:	ڈھنگ، طریقہ
علوم	:	بہت سے علم

ان سوالوں کے جواب دیجیے۔

- پرنسپل صاحب نے کیا خوش خبری دی؟
- کمپیوٹر لیب کے باہر کیا لکھا تھا؟
- کمپیوٹر کے دماغ کو کیا کہتے ہیں؟
- کمپیوٹر سے کیا کیا کام لیے جاتے ہیں؟
- کمپیوٹر کے بارے میں جان کر بچے کیوں کوش ہوئے؟

خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے۔

معلومات　　کمپیوٹر روم　　خوش　　چار　　کھیل

- سبھی کو............ میں جانے کا بڑا شوق اور انتظار تھا۔
- کمپیوٹر کے............ حصے ہوتے ہیں۔
- کمپیوٹر خود کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ اس میں...... داخل نہ کی جائیں۔
- کمپیوٹر کے ذریعے آپ بہت سے.......... بھی کھیل سکتے ہیں۔

نیچے دی ہوئی تصویروں کے نام لکھیے۔

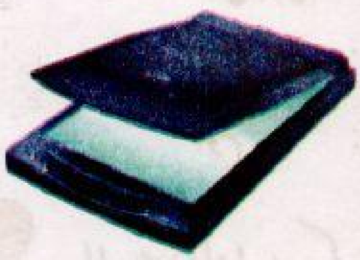

....　　..............................

....　　..............................

سبق میں لفظ 'خوش خبری' آیا ہے۔ اس کے معنی ہیں اچھی خبر، اسی طرح نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پہلے 'خوش' لگا کر لفظ بنائیے۔

..........دلی	..........مزاجی
..........حالی	..........قسمتی

آپ نے سبق میں پڑھا ہے 'نیا کمرہ' اسی طرح لفظ 'نیا' لگا کر کچھ چیزوں کے نام لکھیے۔

....

....

....

....

سبق میں لفظ 'پرنسپل صاحب' آیا ہے۔ اسی طرح نیچے دیے ہوئے لفظوں کے آگے 'صاحب' لگا کر لکھیے۔

والد.......... بھائی.......... ڈاکٹر.......... ماسٹر..........

خوش خط لکھیے۔

پرنسپل	کمپیوٹر	انتظار	معلومات	مضمون
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....

اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے؟

جو عمر کو مفت گنوائے گا
وہ آخر کو پچھتائے گا
کچھ بیٹھے ہاتھ نہ آئے گا
جو ڈھونڈے گا وہ پائے گا
تو کب تک دیر لگائے گا
یہ وقت بھی آخر جائے گا

اٹھ، باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے؟
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

جو موقع پا کر کھوئے گا
وہ اشکوں سے منہ دُھوئے گا
جو سوئے گا وہ کھوئے گا
اور کاٹے گا، جو بوئے گا
تو غافل کب تک سوئے گا
جو نا ہے وہ ہووے گا

اٹھ، باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے؟
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

یہ دنیا آخر فانی ہے
اور جان بھی اک دن جانی ہے
پھر تجھ کو کیوں حیرانی ہے
کر ڈال جو دل میں ٹھانی ہے
جو ہمت کی جو لانی ہے
تو پتھر بھی پھر پانی ہے

اٹھ، باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے؟
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

(محمد فاروق دیوانہ)

پڑھیے اور سمجھیے:

گنوانہ : کھو دینا
اشکوں : (اشک کی جمع) آنسو
فانی : ختم ہو جانے والا
جولانی : تیزی، دوڑ

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

کچھ بیٹھے ہاتھ نہ آئے گا جو ڈھونڈے گا وہ پائے گا

- شاعر بچوں میں کون سی اچھی عادت پیدا کرنا چاہتا ہے؟ اس سے کیا فائدہ ہوگا؟
- جب ہمت کی جولانی ہے تو پتھر بھی پھر پانی ہے

اوپر لکھے شعر میں شاعر نے کس خوبی کو بیان کیا ہے؟
اس خوبی کے پیدا ہونے سے کون سا مشکل کام آسان ہو سکتا ہے؟

- اس نظم میں کون کون سی اچھی عادتیں بتائی گئی ہیں۔

مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

اور کاٹے گا.......... گا
تو غافل کب.......... گا
تو کب تک.......... گا
یہ دنیا.......... ہے
تو پتھر بھی.......... ہے

ایسے دس الفاظ لکھیے جن کے آخر میں ُہو

....

....

گنوائے گا سے ملتا جلتا دس لفظ لکھیے۔

....

....

آپ پڑھ لکھ کر کیا کریں گے؟ لکھیے۔

....

....

....

....

....

اس نظم کا دوسرا بند بلند آواز سے درجہ میں سنائیے۔

S.S.A. 2015-16(FREE)

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دَم سے رشکِ جناں ہمارا

اے آب رودِ گنگا! وہ دن ہے یاد تجھ کو؟
اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

(اقبالؔ)

وَندے ماترم

سُجلام سُفلام مَل یَجَ شیتلام ،

شسیے-شیام لام مَاتَرم

وَندے مَاتَرم !!

شُوبھر-جیوتسنَا-پُلِکت-یامینیم ،

پُھلّ-کوسُومِت-دُرم دَل-شُوبھینیم

سُوہاسنیم ،سومدھُر بھاشینیم ،

سُوکھدَام ،وَردام ،مَاتَرم !!

وَندے مَاتَرم !!

GULSHAN-E-URDU

Class-III

قومی ترانہ

جَن گَن مَن اَدھینا یک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ وِدھاتا !
پنجاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اُتکل بنگ !
وِندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اُچھل جل دھی ترنگ !
تَو شبھ نامے جاگے،
تَو شبھ آشش ماگے،
گاہے تَو جے گاتھا !
جَن گَن منگل دایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ وِدھاتا !
جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے،
جیہ جیہ جیہ، جیہ ہے !

शैक्षिक सत्र-2015-16 | गुलशन-ए-उर्दू भाग-3 वर्ग-3 (उर्दू) | नि:शुल्क वितरण हेतु

बिहार स्टेट टेक्स्ट बुक पब्लिशिंग कॉरपोरेशन लिमिटेड, पटना

मुद्रक : राकेश प्रिंटिंग प्रेस, पटना-4